



نظر سو سے دنیا قدم سو سے مرقد  
کدھر دیکھتا ہے کدھر جارہا ہے

# احکام میراث طریقہ تلقی اور طریقہ سیم میراث

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

رحمانی پبلیکیشنز - گراچی

## اشاعتِ دوم

ریجِ الاول ۱۳۳۶ھ، جنوری ۲۰۱۵

ملنے کے پتے :

- ۱۔ رحمانی پبلیکیشنز، گلشنِ اقبال، کراچی (فون: 3052764 30333)
- ۲۔ جامعہ عربیہ مفتاح العلوم، حیدرآباد (فون: 0332 2637395)
- ۳۔ دارالعلوم فیض القرآن، ہیر آباد، حیدرآباد (فون: 0321 3063503)
- ۴۔ بیت القرآن، چھوٹی گلگتی، حیدرآباد
- ۵۔ مکتبہ دار القرآن، چھوٹی گلگتی، حیدرآباد
- ۶۔ حاجی امداد اللہ اکیڈمی، ٹاور مارکیٹ، حیدرآباد

## فہرست مضمایں

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	علم الفرض کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں	۹
۲	ترک کی تعریف	۱۱
۳	ورثاء کی اقسام، ذوی الفرض اور عصبه کی تعریف	۱۳
۴	موانع الارث یعنی میراث سے روکنے والے اسباب	۱۵
۵	سہام المقدرہ فی القرآن یعنی وہ حصے جو قرآن میں معین ہیں	۱۶
۶	ذوی الفرض کے حالات	۱۸
۷	باپ کے حالات	۱۸
۸	دادا کے حالات	۱۸
۹	اخیاف بھائی کے حالات	۲۰
۱۰	شوہر کے حالات	۲۰
۱۱	بیوی کے حالات	۲۱
۱۲	بیٹی کے حالات	۲۱
۱۳	پوتی کے حالات	۲۲
۱۴	حقیقی بہن کے حالات	۲۳
۱۵	علاتی بہن کے حالات	۲۳

۲۵	اخیانی بہن کے حالات	۱۶
۲۵	ماں کے حالات	۱۷
۲۷	جگہ یعنی دادی نانی کے حالات	۱۸
۲۸	عصبات کا بیان	۱۹
۳۱	اصول مسائل	۲۰
۳۱	عول کی تعریف	۲۱
۳۵	رد کی تعریف	۲۲
۳۶	اصول رد	۲۳
۳۷	رد کی صور تین	۲۴
۳۰	تناسب اور تصحیح کا طریقہ	۲۵
۳۱	تصحیح کی تعریف	۲۶
۳۳	عدد روں اور عدد سہام کی نسبتیں	۲۷
۳۳	ذوی الارحام	۲۸
۳۵	میراث سے متعلق سوال اور اسکی مشق	۲۹
۵۳	مناسخہ کا بیان	۳۰
۶۲	تمرین	۳۱
۷۳	اصطلاحات	۳۲

## تقریط

نحمدہ و نصلی علی رسولہ خاتم النبیین و علی الام و اصحابہ و ازواجہ اجمعین  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين رب مدینہ منورہ اور مسجد نبوی شریف میں کئی بار میراث پڑھانے کی توفیق  
نصیب ہوئی۔ پڑھنے والوں میں ایک میرے عزیز و بزرگ مفتی نعیم صاحب میمن بھی تھے۔ ایک دفتر  
لکھوایا اور بارہا سیمیں مراجعت و ترمیمات ہوتی رہیں۔ بعض اہل مدارس نے اسکی نقیلیں لیں۔ ترمیمات میں  
علماء کے بعض مصدقہ ایسے مسائل بھی آئے جو کسی کتاب میں نہیں تھے۔ کئی بار خیال آیا کہ اس دفتر کو  
افادہ عام کے لئے طبع کروایا جائے۔ اللہ پاک جزاً خیر عطا فرمائے مفتی نعیم میمن سلمہ کو، کہ انہوں نے  
میراث پڑھایا اور ماہ مبارک میں بعض وکلاء وغیرہ کو دورہ کروایا، پھر ان کے اصرار پر طبع کرادیا۔ سب کو  
اللہ پاک اپنی شایان شان جزاً خیر عطا فرمائے اور کتاب کا فائدہ عام و تام فرمائے اور قول فرمائے۔

(عبد القادر محمد مفتی عفان اللہ عنہما)

۹<sup>۱</sup>، مواجهہ شریف، مسجد نبوی شریف،

مدینہ منورہ علی مولہا الف الف صلوات السلام والتحیۃ

## حسن اتفاق

اللہ پاک کا انتہائی فضل و کرم ہے کہ جس جگہ بیٹھ کر یعنی مواجهہ شریف میں مسائل میراث سکھے، حسن  
اتفاق سے بعینہ اسی جگہ تقریباً بیس (۲۰) سال کے بعد بیٹھ کر استادِ محترم سے یہ تقریباً لکھوائی۔

حضرت مولانا عبد القادر محمد متقی عفای اللہ عنہما کی تحریر کا عکس

محمد و نصیلہ علیہما السلام النبی - بسم اللہ الرحمن الرحيم  
وعلی الرسول واصحی بالذکر احمد و معاوی  
الله مدّ بتوصیة تعالیٰ میرینہ مورہ اور مسجد بنو شریف میں کئی بار  
پرساٹ پڑھاتے ہی تو فیض لنصب ہوئی مظلہ حصہ والوں میں ایک  
میرے مزید روزگار میعنی نعمت میں بھی تھے۔ ایک دن ترکوں کا بعض  
تھکانہ بارگاہ اس میں مرا جمعہ و تمہات ہوتی رہیں تھے۔ تھکانہ  
میں علما کی بعض مقصود قم محتاط ایسے مسائل بھی آئے تو کسی کتاب  
میں نہیں تھے۔ کئی بار خان آیا کہ اس دفتر کو افادہ فرمائے کیلئے  
طبع کرایا جائے اس سیاکت جزا اخیر عطا فرمائے مفت نیم نیم سلسلہ  
کو منتظر کے اہمتوں نے میراث پڑھایا اور رہا مبارکیں بعض وکلاء  
و غیرہ کو درج کرایا پھر ان اصرار پر طبع کرایا۔ کوئی اللہ پاکی پیش  
شکایت نہیں تھی ان جماء خیر عطا فرمائے اور کتاب پڑھ کر ماہرہ عامہ و مہم و مہم  
اور قبول فرمائے۔ عبد القادر فرم ترقی عنادہ بھیجا۔ ۱۳۷۰ جس نے بغیر  
اسکے میری نزدیک ہوئے مورہ  
علی مسجد بنو احمد اور مسجد بنو  
والسلام والتجیه

## پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اماً بعد

آج کل مسائل میراث کے سیکھنے سے غفلت عام ہو چکی ہے۔ اچھے خاصے دیندار لوگ بھی میراث کے مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس علم کے سیکھنے کی خاص تاکید فرمائی گئی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”تَعْلُمُ الْفَرَائِضِ وَعِلْمُهَا النَّاسُ“ یعنی میراث کے مسائل کو سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ میراث کا علم انٹھایا جائے گا۔ لوگ میراث کے بارے میں لڑتے ہوں گے اور کوئی مسئلہ بتانے والا نہیں ہو گا۔

بندہ نے یہ علم میراث مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر مواجهہ شریف کے سامنے پہلی صفحہ میں بیٹھ کر اپنے استاد محترم مولانا عبد القادر صاحب مدظلہ العالی خلیفہ جماعت حضرت شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی سے سیکھا اور ابتدائی مسائل میراث کی کاپی انہوں نے ہی تحریر کروائی، اور بہت شفقت، محبت اور توجہ سے یہ علم سکھایا۔

کئی عرصہ سے بندہ کے دل میں یہ داعیہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کیا جائے اور اس علم میراث کو عام کیا جائے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس علم میراث کی طرف راغب کیا جائے۔ اسی داعیہ کے تحت بندہ مدرسہ فیض القرآن للبنات ہیر آباد حیدر آباد میں تقریباً سترہ سال سے علم میراث پڑھاتا رہا ہے۔ اور کئی سال سے لطفی مسجد نزد فقیر کا پڑھ حیدر آباد میں ہر رمضان المبارک میں فجر کی نماز کے بعد ”دورہ میراث“ کرواتا رہا ہے جس میں ہر طبقہ کے لوگوں نے ذوق و شوق سے شرکت کی اور مسائل میراث کو سیکھا۔

بندہ نے یہ علم ڈالٹر صاحبان، انجیل صاحبان، ماسٹر صاحبان اور وکیل صاحبان، تاجر حضرات، مدارس کے علماء و طلباء کرام کو مختلف زاویے سے سمجھایا اور حل کروایا ہے۔ الحمد للہ ان سب حضرات کو یہ علم بہت آسان لگا اور سمجھ میں بھی آگیا۔ انہی حضرات میں سے بعض کا اصرار تھا کہ اسکو کتابی شکل دی جائے۔

اللہ پاک ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی صاحب زید مجدد اور ماسٹر سلیم احمد شیخ زید مجدد کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کتاب کے مرتب کرنے میں بہت کوشش کی اور بھرپور توجہ اس کام کی طرف مندی کر دی۔ جملکی وجہ سے اس کتاب کی تکمیل آسان ہو گئی۔

بندہ نے زیر نظر کتاب میں پوری کوشش کی ہے کہ اس علم کو انتہائی عام فہم انداز میں سوال اجواب تحریر کیا جائے تاکہ عام سے عام آدمی بھی اسکو سمجھ جائے۔ جو شخص تھوڑی سی بھی توجہ سے اس کتاب کا مطالعہ کرے تو امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز اسکو علم میراث سے مناسبت ہو جائے گی اور یہ علم سمجھ میں آجائے گا۔

اللہ پاک کے فضل و کرم، بزرگوں اور اساتذہ کرام کی دعاؤں کی برکت سے یہ کتاب مرتب ہو گئی ہے۔ اللہ پاک اس کتاب کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائیں اور عوام و خواص اور طلباء کرام میں مقبولیت سے نوازیں اور سب کے لئے نافع بنائیں اور بندہ کے لئے اور بندہ کے والدین، اساتذہ کرام، مشائخ عظام، متعلقین و معاونین اور اس کتاب سے استفادہ کرنے والوں کیلئے ذیरہ آخرت اور سیلہ نجات بنا دیں۔ آمین ثم آمین بحر متہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بندہ محمد نعیم

(مولانا مفتی محمد نعیم نیمن صاحب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَوْمٌ بِهِ وَنَوْكُلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ  
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلٌّ لَهُ وَمِنْ يَضْلِلُهُ فَلَا هَادِيٌّ لَهُ وَنَشَهَدُ إِنَّا لَآتٰهُ اللّٰهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشَهَدُ إِنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ وَبَارَكَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ وَبَارَكَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدَ وَبَارَكَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا

### علم الفرائض کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

علم فرائض یعنی علم میراث کے اندر میت کے شرعی ورثاء اور تقسیم  
میراث کے بنیادی اصول و ضوابط ذکر کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن مجید میں  
میراث سے متعلق واضح ارشادات موجود ہیں جیسا کہ ایک جگہ قرآن پاک میں  
ارشاد فرمایا کہ

”مردوں کیلئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جسکو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت  
دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کیلئے بھی حصہ ہے اس چیز میں سے جسکو ماں باپ اور بہت  
نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جائیں، خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر، حصہ بھی ایسا جو قطعی طور  
پر مقرر ہے۔“ (سورۃ النساء)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

”ہر ایسے مال کیلئے جسکو والدین اور رشتہ دار لوگ چھوڑ جائیں ہم نے وارث مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تمہارے عہد بند ہے ہوئے ہیں ان کو ان کا حصہ دیدو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مطلع ہیں۔“ (سورۃ النساء)

نیز علم میراث سے متعلق نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

”اے لوگو! میں تم میں ہمیشہ نہیں رہوں گا۔ فرائض کو سیکھ لو اور یہ کے بعد دیگرے دوسروں کو سکھلاو۔ وہ وقت قریب ہے کہ وہی کادر واژہ بند ہو جائے گا۔ یعنی آپ کی وفات کے بعد دوحی و رسالت و نبوت سب ختم ہو جائے گی اور علم کے معدوم ہونے کا وہ زمانہ آئے گا کہ دو آدمی ایک ضروری مسئلہ میں جھگڑتے ہوں گے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ملے گا۔“ (حوالہ: مفید الوا رثین)۔

ایک اور جگہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

”اے لوگو! فرائض کو سیکھ لوا کہ وہ نصف علم ہے اور سب سے پہلے جو علم میری امت میں سے اٹھالیا جائے گا وہ علم الفرائض ہے۔“ (حوالہ: مفید الوا رثین)۔

## ترکہ کی تعریف

سوال:- ترکہ کے کہتے ہیں؟

جواب:- مرنے والے کے چھوڑے ہوئے مال کو ”ترکہ“ کہتے ہیں۔

سوال:- مرنے والے کے چھوڑے ہوئے مال یعنی ”ترکہ“ میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں؟

جواب:- ”ترکہ“ میں جو چیزیں شامل ہوتیں ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مرنے والے کی جانبیاد (اس میں مکان، دکان، زمین، فلیٹ، پلاٹ شامل ہیں)،  
کرنی / رقم (جو اس کے پاس موجود ہے یا قرض دی ہوئی ہے یا کسی کاروبار میں دی  
ہوئی ہے یا لالڑی میں جمع کی ہوئی رقم یا مکان دکان کی خرید کے لئے ایدوانس میں جمع  
کرائی گئی ہو، پرانے بانڈ، سیوگ سرٹیفیکٹ، انشورنس میں جمع کی ہوئی رقم)، سونا،  
چاندی، وہ چیزیں جو اسکی ملکیت میں ہوں اور اسکے استعمال میں رہتی تھیں، مثلاً پہنچ  
کے کپڑے، ٹوپی، رومال، بنیان، چپل، جوتے، سینڈل، موزے، تسبیح، چشمہ،  
چھپڑی، کتابیں، پنکھا، ریفریجیریٹر، کار، موٹرسائیکل، سائیکل، پانی کی مشین، کاپی،  
قلم، پینسل، ازاربند، دوپٹہ، نماز کی چادر، جائے نماز، پانداں، موبائل، موبائل کور،

چار جر، موبائل بیٹری، UPS، جزیر، گھٹری، سامان جہیز، فرنچ پر اور جو بھی گھر میں اسکی خریدی گئی چیزیں جو اسکی ملکیت میں تھیں وہ سب ترکہ میں شامل ہیں اور وہ انکے وارثوں میں تقسیم ہوں گی۔

سوال:- ترکہ سے متعلق کتنے حقوق ہیں؟

جواب:- ترکہ سے متعلق ۲ حقوق ہیں۔

۱۔ پہلے مرنے والے کے کفن دفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں۔

۲۔ پھر مرنے والے کا قرضہ ادا کیا جائے گا۔ اگر مرنے والے نے اپنی زندگی میں مہزادانہ کیا ہو تو بیوی کا مہر بھی قرض شمار ہو گا۔

۳۔ پھر اگر مرنے والے نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو باقی مال کے ثُش (تہائی) سے پوری کی جائے گی۔

۴۔ پھر باقی مال کو ان ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے گا جو قرآن شریف، سنت اور اجماع سے ثابت ہیں۔

## ورثاء کی اقسام و تعریف

سوال:- ورثاء کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:- ورثاء کی کئی قسمیں ہیں ان میں سے دو زیادہ معروف ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ ذوی الفروض

۲۔ عصبه

سوال:- ذوی الفروض سے کیا مراد ہے؟

جواب:- ذوی الفروض وہ وارث ہیں جن کا حصہ قرآن شریف میں معین ہے۔

سوال:- عصبه سے کیا مراد ہے؟

جواب:- عصبه وہ وارث ہیں جن کا حصہ قرآن شریف میں معین نہ ہو اور جو ذوی الفروض کا بچا ہوا مال لیتے ہیں۔ اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے لیتے ہیں۔

سوال:- ذوی الفروض کی تعداد کتنی ہے؟

جواب:- ذوی الفروض کی تعداد بارہ (۱۲) ہے۔ جن میں چار (۴) مرد ہیں اور آٹھ (۸) عورتیں ہیں۔

**سوال:-** ذوی الفروض میں چار مرد کون سے ہیں؟

**جواب:-** چار مرد یہ ہیں۔

۱۔ باپ	۲۔ دادا	۳۔ ماں جایا بھائی (ماں شریک بھائی، اخیانی بھائی)	۴۔ شوہر
--------	---------	--	---------

**سوال:-** ذوی الفروض میں آٹھ عورتیں کون سی ہیں؟

**جواب:-** آٹھ عورتیں یہ ہیں۔

۱۔ بیوی	۲۔ بیٹی	۳۔ پوتی	۴۔ حقیقی بہن
۵۔ علائی بہن	۶۔ اخیانی بہن	۷۔ ماں	۸۔ جدہ یعنی (دادی، نانی)

## مَوَانِعُ الْإِرَثِ يعنی میراث سے روکنے والے اسباب

سوال:- کیا کچھ ایسے اسباب ہیں جو وارث کو مورث<sup>(۱)</sup> کی میراث سے محروم کر دیتے ہیں؟

جواب:- جی ہاں ایسے اسباب جو وارث کو مورث کی میراث سے محروم کرنے والے ہیں انکو موانعِ الارث کہتے ہیں۔

سوال:- مَوَانِعُ الْإِرَثِ يعنی میراث سے روکنے والے اسباب کتنے ہیں؟

جواب:- ایسے اسباب جن کی وجہ سے وارث کو وراثت نہیں ملتی اس کو مَوَانِعُ الارث کہتے ہیں اور اس کی ۲ قسمیں ہیں۔

۱۔ غلام ہونا یعنی وارث کا غلام ہونا۔

۲۔ قاتل ہونا یعنی وارث جو اپنے مورث کو قتل کرے۔

۳۔ اختلافِ دین یعنی وارث اور مورث کے دین کا اختلاف ہو۔ جیسے باپ مسلمان ہو اور بیٹا کافر یا بیٹا مسلمان ہو اور باپ کافر۔

۴۔ اختلافِ دارین یعنی وارث اور مورث کے وطن کا جدا جدا ہونا۔ یہ صرف کافروں میں ہوتا ہے۔ جیسے کافر باپ پاکستان میں رہتا ہے اور اسکا کافر بیٹا اسرائیل میں رہتا ہے۔

(۱) مورث: جس کی میراث تقسیم کی جائے یعنی مرنے والا

## سہام المقدّرہ فی القرآن یعنی وہ حصے جو قرآن میں معین ہیں

سوال:- سہام المقدّرہ فی القرآن یعنی وہ حصے جو قرآن میں معین ہیں وہ کل کتنے ہیں؟

جواب:- وہ حصے جو قرآن میں معین ہیں وہ چھ ہیں جنہیں سہام المقدّرہ فی القرآن کہا جاتا ہے۔ سہام المقدّرہ فی القرآن چھ (۶) ہیں تضعیف (دو گنا) اور تضییف (نصف نصف) کے اعتبار سے۔

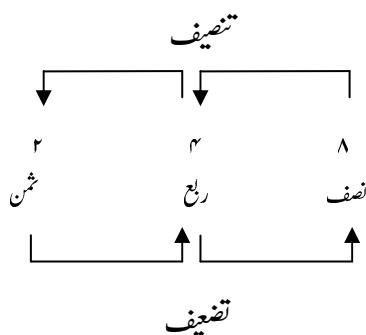
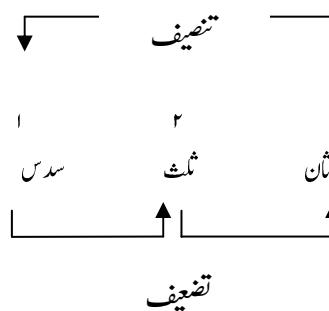
<b>شم</b> یعنی آٹھواں یا 1/8 یا 12.5%	<b>ربع</b> یعنی چوتھائی یا 1/4 یا 25%	<b>نصف</b> یعنی آدھا یا 1/2 یا 50%
<b>سدس</b> یعنی چھٹا حصہ یا 1/6 یا 16.66%	<b>ثلث</b> یعنی ایک تہائی یا 1/3 یا 33.33%	<b>ثلاثان</b> یعنی دو تہائی یا 2/3 یا 66.66%

نوٹ:- ان سہام کے مستحقین بارہ ہیں ان کو ذمہ افروض کہتے ہیں۔

سوال:- تضعیف اور تنصیف کی وضاحت کریں؟

جواب:- تضعیف دو گناہ کرنے کو کہتے ہیں جیسے دو کا دو گناہ چار اور چار کا دو گناہ آٹھ۔  
 جبکہ تنصیف آدھا، آدھا کرنے کو کہتے ہیں جیسے آٹھ کا آدھا چار اور چار کا آدھا دو۔  
 اسی طرح "چھ" کا سدس "ایک" اور سدس کا "دو گناہ" ٹلٹ لیعنی چھ کا ٹلٹ دو اور  
 ٹلٹ کا دو گناہ ٹلٹان۔ چھ کا ٹلٹان چار جبکہ ٹلٹان کا آدھا ٹلٹ اور ٹلٹ کا آدھا سدس  
 ہو گا۔ یعنی چار کا آدھا دو اور دو کا آدھا ایک ہو گا۔

تضییف اور تنصیف کی مثال:



## **ذوی الفرض کے حالات**

### باپ کے حالات

سوال:- باپ کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- باپ کے تین حالات ہیں۔

۱۔ فرضِ محض: جب مرنے والے کا بیٹا یا پوتا ہو تو باپ کو سُدس (چھٹا حصہ) ملتا ہے۔

۲۔ فرضِ مع تعصیب: جب مرنے والے کی بیٹی یا پوتی ہو تو باپ کو سُدس ملے گا اور عصبه بھی بنے گا۔

۳۔ عصبه محض: جب مرنے والے کی کوئی اولاد نہ ہو تو باپ کو ذوی الفرض کے حصے تقسیم کرنے کے بعد باقی سارا مال ملے گا۔

### دادا کے حالات

سوال:- دادا کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- دادا کے بھی یہی تین حال ہیں مگر ان میں چار فرق ہیں۔

۱۔ فرضِ محض: جب مرنے والے کا بیٹا یا پوتا ہو تو دادا کو شدید (چھٹا حصہ) ملتا ہے۔

۲۔ فرضِ مع تعصیب: جب مرنے والے کی بیٹی یا پوتی ہو تو دادا کو شدید ملے گا اور عصبه بھی بنے گا۔

۳۔ عصبه محض: جب مرنے والے کی کوئی اولاد نہ ہو تو دادا کو ذذوالفرض کے حصے تقسیم کرنے کے بعد باقی سارا مال ملے گا۔

سوال:- وہ چار فرق کون سے ہیں؟

جواب:- وہ چار فرق درج ذیل ہیں۔

۱۔ احمد الزوجین (میاں یا بیوی میں سے کسی ایک کے) مرنے کے بعد باپ کی موجودگی میں ماں کو ثلث مابقی (احمد زوجین کو حصہ دینے کے بعد) (جو بچا ہوا ہو اس کا تھائی) ملتا ہے۔ اور دادا کی موجودگی میں ثلث گل ملتا ہے۔

۲۔ دادی باپ کی موجودگی میں محروم ہوتی ہے اور دادا کی موجودگی میں محروم نہیں۔

۳۔ مرنے والے کے بھائی بہن باپ کی موجودگی میں بالاتفاق محروم ہوتے ہیں اور دادا کی موجودگی میں محروم نہیں ہوتے۔ امام اعظم کے نزدیک محروم ہوں گے اسی پر فتویٰ ہے۔

۳۔ معتق (آزاد شدہ غلام) مر گیا اس کا آزاد کرنے والا نہ ہو بلکہ آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا زندہ ہو تو باپ کو بیٹے کے ساتھ وراثت میں حصہ ملے گا اور اگر دادا اور بیٹا ہو تو دادا کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔

### اخیانی بھائی کے حالات

سوال:- اخیانی بھائی کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- اخیانی بھائی کے تین حال ہیں۔

۱۔ ایک ہو تو سد س ملتا ہے۔

۲۔ دو یادو سے زیادہ ہوں تو تیسٹ ملے گا۔ اس میں مذکر موئٹ برابر ہیں۔

۳۔ اولاد در اولاد (بیٹا، پوتا) اور باپ دادا کے ساتھ محروم ہوتا ہے۔

### شوہر کے حالات

سوال:- شوہر کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- شوہر کے دو حال ہیں۔

۱۔ اولاد نہ ہو تو نصف ملے گا۔

۲۔ اولاد ہو تو ربع ملے گا۔

## بیوی کے حالات

سوال:- بیوی کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- بیوی کے دو حال ہیں۔

۱۔ اولاد نہ ہو تو ربع ملے گا۔

۲۔ اولاد ہو تو ٹھمن ملے گا (بیویاں جتنی بھی ہوں وہ سب ایک حصہ میں برابر شریک ہوں گی)۔

## بیٹی کے حالات

سوال:- بیٹی کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- بیٹی کے تین حال ہیں۔

۱۔ ایک ہو تو نصف ملے گا۔

۲۔ دو یادو سے زیادہ ہو تو ثلثان ملے گا۔

۳۔ اگر بیٹی کے ساتھ کوئی بیٹا ہو تو وہ بیٹی کو عصبه بنادے گا اور بیٹے کو بیٹی سے دو گنا ملے گا جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے

لِذِكْرِ مِثْلِ حَظِّ اِلَا نَشِيْنُ (سورة نساء)

یعنی مذکر کے لئے دو مسوٹوں کے حصے کے برابر ہو گا

## پوچی کے حالات

سوال:- پوچی کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- پوچی کے چھ حال ہیں۔

۱۔ ایک ہو تو نصف ملے گا (بینایا بیٹھنے ہوں)۔

۲۔ دو یادو سے زیادہ ہوں تو نصفان ملے گا۔

۳۔ اگر پوچی یا پوچیوں کے ساتھ ایک بیٹھی ہو تو پوچی یا پوچیوں کو سدس ملے گا۔

۴۔ اگر ۲ بینایا ہوں تو پوچی محروم ہوتی ہے۔

۵۔ اسی صورت <sup>۷</sup> میں جب پوچیوں کے ساتھ پوتا یا پڑ پوتا ہو تو ان کو عصبه بنادے

گا۔ <sup>☆</sup>

۶۔ بیٹھی کے ساتھ یہ محروم ہوتی ہیں۔

پڑ پوتا اپنے برادر اور اپرواں پوچیوں کو وارث بنائے گا۔ نیچے والی پڑ پوتیاں محروم ہوں گی۔ <sup>☆</sup>

## حقیقی بہن کے حالات

سوال:- حقیقی بہن کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- حقیقی بہن کے پانچ حال ہیں۔

۱۔ ایک ہو تو نصف ملے گا۔

۲۔ دو یادو سے زیادہ ہوں تو ٹلشان ملے گا۔

۳۔ اگر ان کے ساتھ حقیقی بھائی ہو تو ان کو عصبہ بنادے گا اور خود ان سے ڈگنا لے گا۔

۴۔ حقیقی بہن، بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے۔

حدیث: اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة

بناؤ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ

۵۔ باپ اور بیٹی کی موجودگی میں یہ محروم ہوتی ہے اور دادا کی موجودگی میں امام ابو حنیفہؓ کے نزدیک محروم ہو گی اور باتی آنکھ کے نزدیک محروم نہیں ہوں گیں۔

## علاتی بہن (باپ شریک بہن) کے حالات

سوال:- علاتی بہن کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- علاتی بہن کے سات حال ہیں۔

۱۔ ایک ہو تو نصف ملے گا۔

۲۔ دو یادو سے زیادہ ہو تو غلطان ملے گا۔ اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبه ہوں گی اور لذکرِ مثل حظِ لا نیعنی کا قانون جاری ہو گا۔

۳۔ اس کے ساتھ ایک حقیقی بہن ہو تو شد س ملے گا۔

۴۔ اور جب دو حقیقی بہنیں ہوں تو یہ محروم ہو جائے گی۔

۵۔ اسی حال میں اگر ان کے ساتھ علاتی بھائی ہو تو وہ ان کو عصبه بنادیگا۔

۶۔ بیٹی یا پوتی کے ساتھ یہ عصبه بن جاتی ہے اگر حقیقی بہن نہ ہو۔ اگر حقیقی بہن ہو گی تو وہ عصبه ہو گی۔

۷۔ بیٹی، پوتے، باپ کی موجودگی میں بالاتفاق محروم ہو جاتی ہے اور دادا کی موجودگی میں امام ابوحنیفہؓ کے نزدیک محروم ہو گی اور باقی کے نزدیک محروم نہیں ہوں گیں۔

## اخیانی بہن (ماں شریک بہن) کے حالات

سوال:- اخیانی بہن کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- اخیانی بہن کے تین حال ہیں۔

۱۔ ایک ہو تو سدس ملتا ہے۔

۲۔ دو یادو سے زیادہ ہوں تو تُنلٹ ملے گا۔ اس میں مذکر موٹھ برابر ہیں۔

۳۔ اولاد در اولاد (بیٹا پوتا) اور باپ دادا کے ساتھ محروم ہوتی ہے۔

## ماں کے حالات

سوال:- ماں کے کتنے حال ہیں؟

جواب:- ماں کے تین حال ہیں۔

۱۔ اولاد در اولاد یا بھائی بہنوں میں سے دو ہوں تو سدس ملتا ہے۔

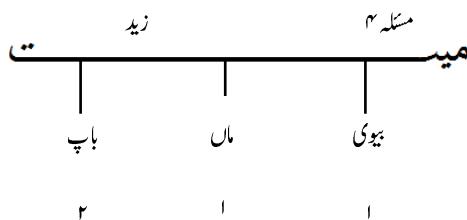
۲۔ اگر اولاد میں سے کوئی نہ ہو اور بھائی بہنوں میں سے کوئی ایک ہو تو تُنلٹ کُل ملتا ہے۔

۳۔ دو صورتوں میں اسکو تُنلٹ مالتی ہے۔ ابین مع احد الزوجین یعنی (۱) شوہر، ماں، باپ (۲) بیوی، ماں، باپ اور انہی دو صورتوں میں باپ کی جگہ دادا ہو تو تُنلٹ کُل ملے گا یعنی (۱) شوہر، ماں، دادا (۲) بیوی، ماں، دادا۔

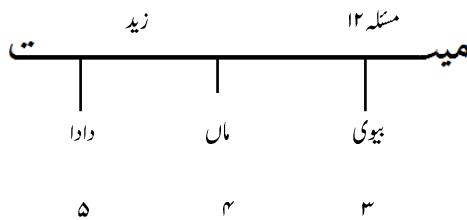
**مثال:** ٹُلٹِ ماں قی۔ بیوی ہے ماں باپ ہیں شوہر مر گیا۔

ٹُلٹِ گل۔ بیوی ہے ماں دادا ہیں شوہر مر گیا۔

**ٹُلٹِ ماں قی کی مثال:**



**ٹُلٹِ گل کی مثال:**



**سوال:-** ٹلٹِ ٹلٹِ مل اور ٹلٹِ مل بقی کو مثال سے واضح کریں؟

**جواب:-** ایک شخص کا انتقال ہوا۔ اس نے ایک بیوی، ماں اور باپ وارث چھوڑے اور 12,000 روپے ترکہ میں چھوڑے۔ تو اس صورت میں ماں کو ٹلٹِ مل بقی ملے گا۔ یعنی بیوی کو 3,000 روپے، ماں کو 3,000 روپے اور باپ کو 6,000 روپے ملیں گے۔ (یعنی بیوی کا حصہ دینے کے بعد جو 9,000 روپے باقی بچے اس کا ٹلٹِ ماں کو ملا)۔

اگر مذکورہ مثال میں باپ کی جگہ دادا ہو، تو ماں کو ٹلٹِ مل کل ملے گا۔ یعنی بیوی کو 3,000 روپے، ماں کو 4,000 روپے اور دادا کو 5,000 روپے ملیں گے۔ (یعنی ماں کو ٹلٹِ مل کل 12,000 کا ایک تہائی ملے گا)۔

### جدہ (دادی، نانی) کے حالات

**سوال:-** جدہ یعنی دادی نانی کے کتنے حال ہیں؟

**جواب:-** جدہ یعنی دادی نانی کے تین حال ہیں۔

۱۔ ان دونوں کو شد س ملے گا چاہے کتنی بھی ہوں۔

۲۔ ماں کی موجودگی میں یہ دونوں محروم ہوتی ہیں۔

۳۔ باپ کی موجودگی میں دادی محروم ہوگی۔ دادا کی موجودگی میں محروم نہیں ہوگی اور نانی باپ دادا کی موجودگی میں بھی محروم نہیں ہوگی۔

## عصبات کا بیان

سوال:- عصبہ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:- عصبہ کی دو (۲) اقسام ہیں۔

۱۔ عصبہ نسبی (رشته داری کے اعتبار سے)

۲۔ عصبہ سبی (آزاد کرنے کی وجہ سے)

سوال:- عصبہ نسبی کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:- عصبہ نسبی کی ۳ قسمیں ہیں (۱) عصبہ نفس (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ

مع غیرہ

سوال:- عصبہ نفس کسے کہتے ہیں؟

جواب:- عصبہ نفس وہ مذکور ہے جسکو میت کی طرف نسبت کرنے میں موٹ کا  
واسطہ نہ آئے۔ اسکی ۲ قسمیں ہیں۔

جیسے بیٹا، پوتا	جزء المیت
جیسے باپ، دادا	اصل المیت
جیسے بھائی، بھینجا	جزء آب المیت
جیسے چا اور اسکی مذکرو اولاد	جزء نوجدہ

- ان سب میں ترتیب ضروری ہے۔ یعنی اگر بیٹا موجود ہے اور باپ بھی موجود ہے تو بیٹا عصبه بنے گا اور اگر باپ بھی موجود ہے اور بھائی بھی موجود ہے تو باپ عصبه بنے گا۔ اگر بھائی موجود ہے اور چچا موجود ہے یا چچا زاد بھائی موجود ہے تو بھائی عصبه بنے گا۔

**سوال:- عصبه بغیرہ کے کہتے ہیں؟**

**جواب:-** عصبه بغیرہ وہ عورتیں ہیں جنکا حصہ نصف اور ثلثان ہے اور وہ اپنے اپنے بھائی کے ساتھ ملکر عصبه بن جاتی ہیں۔ وہ ۳۸ ہیں۔

بیٹی	پوتی	حقیقی بہن	علاتی بہن
------	------	-----------	-----------

**وضاحت:** یعنی جو عورتیں ذوی الفروض نہیں ہیں وہ اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبه نہیں بنیں گی۔ جیسے پھوپھی، چچا کی موجودگی میں عصبه نہیں بنے گی صرف چچا عصبه بنے گا۔ اسی طرح بھتیجا، بھتیجی کو عصبه نہیں بنائے گا بلکہ بھتیجی محروم ہو گی صرف بھتیجا عصبه بنے گا۔

**سوال:- عصبه مع غيره کے کہتے ہیں؟**

**جواب:- عصبه مع غيره وہ عورت تیں ہیں جو دوسرا عورت کے ساتھ مل کر عصبه بن جائیں۔ یہ حقیقی بہن اور علاتی بہن ہے یہ بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبه بنتیں ہیں۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ**

**حدیث: اجعلو الاخوات مع البنات عصبه**

**بناؤ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبه**

**سوال:- عصبه سبییہ کے کہتے ہیں؟**

**جواب:- عصبه سبییہ یہ مولیٰ عتاق ہے اور لوندی غلاموں میں سے ہوتا ہے۔ جس کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ (آزاد کیا ہوا غلام اگر مر جائے اور اسکے ذوی الفروض اور عصبات نسبی نہ ہوں تو آزاد کرنے والا یا اس کا مذکور وارث اس کا وارث ہوتا ہے، مونث وارث نہ ہوگی۔ عورت اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کی وارث ہوتی ہے یا مسئلہ "جر ولاء" میں وارث ہوتی ہے۔)**

## اصول مسائل

سوال:- ذوی الفرض کو حصے کس طرح تقسیم کیے جائیں گے؟

جواب:- ذوی الفرض کو اصول مسائل کے مطابق حصے تقسیم کیے جائیں گے۔

سوال:- اصل مسئلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:- جس ہندسے سے مسئلہ نکلا جائے اس کو اصل مسئلہ کہتے ہیں۔

سوال:- اصول مسائل کتنے ہیں؟

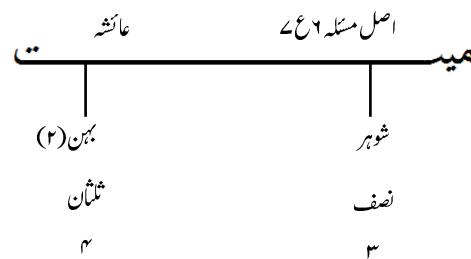
جواب:- اصول مسائل سات ہیں۔ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲

## عول کی تعریف

سوال:- عول کی تعریف کیا ہے؟ نیز عولی اور غیر عولی سے کیا مراہد ہے؟

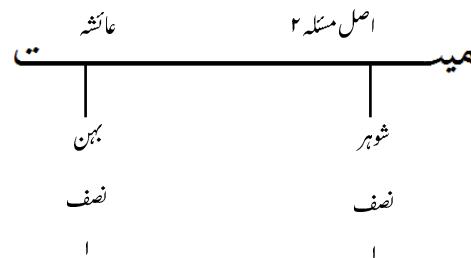
جواب:- (۱) عول کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں یعنی جب سہام کا مجموعہ، اصل مسئلہ سے بڑھ جائے تو پھر اصل مسئلہ میں جو زیادتی کی جاتی ہے یعنی اصل مسئلہ کو بڑھایا جاتا ہے اسے ”عول“ کہتے ہیں۔

**مثال:-** ایک عورت کا انتقال ہوا اس نے ایک شوہر اور دو بہنیں وارث چھوڑے۔  
اس صورت میں شوہر کو نصف ملے گا اور بہنوں کو ثلثان ملے گا۔ اصل مسئلہ ۲ سے  
بڑھ کرے ہو جائے گا۔ کیونکہ شوہر اور بہنوں کے سہام کا مجموعہ بن رہا ہے۔



(۲) جب سہام کا مجموعہ اصل مسئلہ سے نہ بڑھے تو اسے ”غیر عولی“ کہتے ہیں۔

**مثال:-** ایک عورت کا انتقال ہوا اس نے ایک شوہر اور ایک بہن وارث چھوڑے۔ اس میں شوہر کو نصف ملے گا اور بہن کو بھی نصف ملے گا۔ مسئلہ ۲ سے  
آئے گا اور اصل مسئلہ ۲ غیر عولی ہے۔



سوال:- اصل مسئلہ میں عوی کتنے ہیں اور غیر عوی کتنے ہیں؟

جواب:- اصل مسئلہ میں سے ۳ غیر عوی ہیں اور ۳ عوی ہیں۔

۲۳، ۱۲، ۶	عوی
۸، ۷، ۳، ۲	غیر عوی

✓ ۶ کا عوی دس تک ہو گا۔ شفعاً او و ترًا (بفت اور طاق کے اعتبار سے) یعنی ۷، ۸،

۱۰، ۹

✓ ۱۲ کا عوی ۷ تک ہو گا۔ و ترًا لاشفعاً (طاق کے اعتبار سے) یعنی ۱۳، ۱۵، ۷، ۱

✓ ۲۲ کا عوی ۷ تک ہو گا۔ یکمشت یعنی ۷

سوال:- سہام کی عددی شکل کیا ہو گی؟

جواب:- سہام کی عددی شکل مندرجہ ذیل ہے

- نصف کا اصل ۲ ہے
- ربع کا اصل ۴ ہے
- ثمن کا اصل ۸ ہے
- ثلثان، ثلث کا اصل ۳ ہے
- سدس کا اصل ۶ ہے

- ✓ نصف اگر شد س، ٹھلٹ اور ٹھلٹان سے ملے گا تو مسئلہ ۶ سے آئے گا۔
- ✓ ربع اگر شد س، ٹھلٹ یا ٹھلٹان یا تینوں میں سے کسی ایک سے ملے تو مسئلہ ۱۲ سے آئے گا۔
- ✓ ٹھمن اگر ان تینوں میں سے کسی ایک سے ملے تو مسئلہ ۲۳ سے آئے گا۔

نصف اگر نیچے والے سے ملے تو اصل مسئلہ 6 کا ہو گا۔	کا اصل 2 ہے۔	نصف / آدھا 50% یا 1/2
ربع اگر نیچے والے سے ملے تو اصل مسئلہ 12 کا ہو گا۔	کا اصل 4 ہے۔	ریون / چوتھائی 25% یا 1/4
ٹھمن اگر نیچے والے سے ملے تو اصل مسئلہ 24 کا ہو گا۔	کا اصل 8 ہے۔	ٹھمن / آٹھواں 12.5% یا 1/8

کا اصل 3 ہے۔	ٹھلٹان / دو تہائی 66.66% یا 2/3
کا اصل 3 ہے۔	ٹھلٹ / ایک تہائی 33.33% یا 1/3
کا اصل 6 ہے۔	شدُّس / چھٹا حصہ 16.66% یا 1/6

## رذ کی تعریف

سوال:- رذ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- رذ کے لغوی معنی لوٹانے کے ہیں اور اصطلاحِ شریعت میں ”رذ“ یہ ہے کہ میت کے ورثاء صرف ذوی الفروض ہوں ان کے ساتھ عصبه نہ ہوں پھر ذوی الفروض کو ان کے مقررہ حصے دینے کے بعد اگر ترکہ فتح جائے تو اسی پنج ہوئے مال کو ان ہی ذوی الفروض نسبی کو ان کے حق کے مطابق تقسیم کرنے کو رذ کہتے ہیں۔ رذ عول کی ضد ہے اس میں سہام کا مجموعہ اصل مجموعہ سے کم جاتا ہے۔

سوال:- ذوی الفروض میں کون سے وارث اہل ردنہیں ہیں؟

جواب:- ذوی الفروض میں زوجین اہل ردنہیں ہیں۔ ان کو من لا یرد کہتے ہیں۔ یعنی میت کا مال اگر فتح جائے تو دوسرے دس ذوی الفروض میں تقسیم کیا جائے گا ان کے حصوں کے اعتبار سے مگر زوجین کو دوبارہ نہیں دیا جائے گا کہ یہ ذوی الفروض نسبی نہیں ہیں۔

## اصولِ رد

**سوال:- اصولِ رد کیا ہیں؟**

**جواب:- اصولِ رد کی ترتیب درج ذیل ہے۔**

جیسے اخیانی بہن + دادی	مسئلہ ۲ سے نکلے گا۔	شدس مع شدس
جیسے اخیانی بہن ۲ + دادی	مسئلہ ۳ سے نکلے گا۔	ٹھُٹھ مع شدس
جیسے سگی بہن + دادی	مسئلہ ۴ سے نکلے گا۔	نصف مع شدس
جیسے سگی ۲ بہن + دادی	مسئلہ ۵ سے نکلے گا۔	ٹھُٹھان مع شدس
ایک سگی بہن + ایک اخیانی بہن + ایک دادی	مسئلہ ۵ سے نکلے گا۔	نصف مع شدسان (شدس + شدس)
ایک سگی بہن + اخیانی بہن ۲	مسئلہ ۵ سے نکلے گا۔	نصف مع ٹھُٹھ

## رَدِّ کی صورتیں

سوال:- رَدِّ کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب:- رَدِّ کی چار صورتیں ہوتی ہیں۔

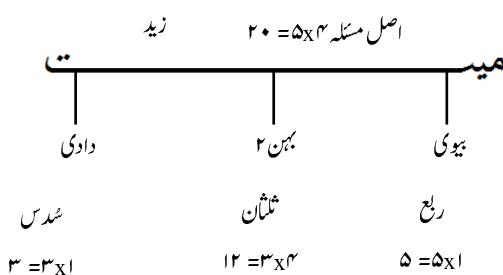
۱۔ ورثاء ایک صنف کے ہوں اور انکے ساتھ من لا یرد (زو جین) نہ ہوں۔ اس صورت میں اصل مسئلہ عدد روؤس (افراد کی تعداد) کا مجموعہ ہو گا۔ جیسے تین بیٹیاں یا چار بہنیں۔

۲۔ ورثاء مختلف اصناف کے ہوں اور انکے ساتھ من لا یرد نہ ہوں۔ اس صورت میں اصل مسئلہ انکے سہام کا مجموعہ ہو گا۔ جیسے دادی اور دو بہنیں۔ اس صورت میں مسئلہ چانچ سے آئے گا کیونکہ سدس + ثلثان، مسئلہ پانچ سے آئے گا۔

۳۔ ورثاء ایک صنف کے ہوں اور انکے ساتھ من لا یرد ہوں تو اس صورت میں من لا یرد کے ادنیٰ عدد سے مسئلہ نکالیں گے اور باقیہ ذوی الفروض کو دیں گے۔ جیسے بیوی، تین بہنیں۔ اس صورت میں اصل مسئلہ چار آئے گا کیونکہ بیوی کو ربیع ملے گا۔ لہذا ایک بیوی کا اور باقی بہنوں کو دے دیا جائے گا۔

۴۔ ورثاء مختلف صنف کے ہوں اور انکے ساتھ من لا یرد ہوں۔ تو اس صورت میں من لا یرد کے ادنیٰ عدد سے مسئلہ نکالیں گے۔ پھر باقی مال اگر ذوی الفروض پر اصول

رد کے اعتبار سے تقسیم ہو جاتا ہے جیسے بیوی، اخیافی بہن ۲ اور دادی۔ اس صورت میں اصل مسئلہ چار آئے گا۔ اس میں سے ربع یعنی ایک بیوی کو دیا جائے گا اور باقی تین بچا۔ جن میں سے ایک دادی کو اور دو اخیافی بہنوں کو دیا جائے گا۔ کیونکہ ثلث + سدس، مسئلہ تین سے آتا ہے۔ ورنہ ذوی الفروض کا علیحدہ مسئلہ نکالیں گے رد کے اعتبار سے۔ اور پھر اس کو من لا یرد کے اصل مسئلہ سے ضرب دیں گے۔ اور ذوی الفروض کے اصل مسئلہ کو من لا یرد کے سہام سے ضرب دیں گے اور من لا یرد کے اصل مسئلہ میں جو باقی تھا اسکو ذوی الفروض کے سہام سے ضرب دیں گے۔



### وضاحت:-

- ۱۔ سب سے پہلے من لايرڊ یعنی بيوی کے اصل مسئلہ کو لکھا جو کہ چار ہے۔ اس میں سے ایک بیوی کو دیا (باقی تین پچے)۔
- ۲۔ پھر من ييرڊ یعنی بہن ۲ اور دادی کا اصل مسئلہ لکھا زد کے اصول کے اعتبار سے جو کہ پانچ بتا ہے۔
- ۳۔ پھر ان دونوں اصول مسائل کو آپس میں ضرب دیا تو جواب ۲۰ آیا۔
- ۴۔ پھر من ييرڊ کے اصل مسئلہ ۵ کو من لايرڊ کے سہام یعنی ”ا“ سے ضرب دیا۔
- ۵۔ پھر من لايرڊ کے اصل مسئلہ میں سے جو باقی ۳ پچے تھے انکو من ييرڊ کے سہام سے ضرب دیا جو کہ ”ا“ اور ”۳“ تھے۔ یعنی دادی کے سہام کو ۳ سے ضرب دیا تو ۳ حاصل ہوا اور بہنوں کے سہام ۲ کو ۳ سے ضرب دیا تو ۶ حاصل ہوا۔

## تناسب اور تفعیل کا طریقہ

سوال:- تناسب کے کہتے ہیں؟

جواب:- تناسب کہتے ہیں دو عددوں کے درمیان نسبت دیکھنے کو۔ اسکی چار قسمیں

ہیں۔

۱۔ **تماثل:** یعنی کہ دونوں عدد ایک دوسرے سے مشابہ ہوں جیسے ۳ اور ۶

۲۔ **تباین:** یعنی کہ دونوں عدد ایک دوسرے کی خلاف ہوں اور ایک دوسرے پر تقسیم نہ ہوتے ہوں اور نہ ہی کسی تیسرے پر تقسیم ہو سکیں جیسے ۷، ۹

۳۔ **تماہل:** یعنی ایسے دو عدد جس میں ایک بڑا عدد ہو اور دوسرا چھوٹا ہو اور بڑا عدد چھوٹے پر پورا پورا تقسیم ہو جائے جیسے ۱۲ اور ۶۔

۴۔ **توافق:** یعنی ایسے دو عدد جو ایک دوسرے پر تقسیم نہ ہوں لیکن کسی تیسرے عدد پر تقسیم ہو جائیں جیسے ۲، ۳۔ یہ دونوں دو پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہیں۔

سوال:- عدد کے کہتے ہیں؟

جواب:- عدد اس کو کہتے ہیں جو اکائیوں سے مرکب ہو اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ اپنے اطرافِ قریب یا بعید کے مجموعے کا نصف ہو جیسے۔ اسکے اطرافِ قریبہ ۳ اور ۵ ہیں انکا مجموعہ آٹھ اور اس کا نصف ۲ ہے اور اسکے اطرافِ بعیدہ ۲ اور ۱۱ یا ۱۳ اور ۷ ہیں جو کا مجموعہ ۸ اور اس کا نصف ۴ ہوتا ہے

### تحقیج کی تعریف

سوال:- تحقیج کے کہتے ہیں؟

جواب:- وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد جو تمام ورثاء پر پورا پورا تقسیم ہو جائے اور کسی وارث کے حصے میں کسر واقع نہ ہو۔

سوال:- تحقیج کے کتنے اصول ہیں؟

جواب:- تحقیج کے سات اصول ہیں جن کی ترتیب درج ذیل ہے۔

۱۔ سب سے پہلے نسبت عدد و رؤس اور عدد سہام میں دیکھی جائے گی۔

i. اگر تماشی ہو تو اسی طرح رہنے دیں گے۔

ii. اگر تباہی ہو تو بھی اسی طرح رہنے دیں گے۔

iii. اگر توافق اور تداخل ہو تو اسکو کاٹ دیں گے۔

۲۔ دوسرے مرحلے میں عددِ رؤس اور عددِ رؤس میں نسبت دیکھیں گے۔

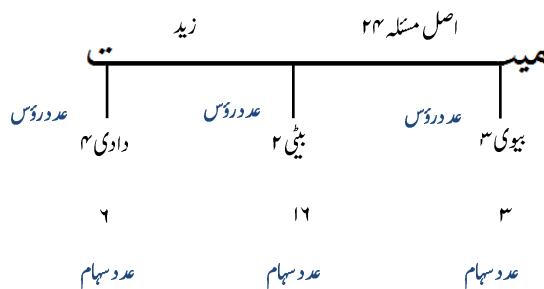
- a. اگر تماش ہو تو ایک عدد لیں گے۔
- ii. اگر تباہ ہو تو آپس میں ضرب دیں گے۔
- iii. اگر تداخل ہو تو بڑے عدد کو لیں گے۔
- iv. اگر توافق ہو تو ایک عدد کا ”کل“ اور ایک عدد کا ”جز“ لیکر آپس میں ضرب دینے گے۔ اور حاصل ضرب کو اسکا ”عدد محفوظ“ بنانے کا صل مسئلہ سے پھر ضرب دیں گے۔ اور پھر تمام عددِ شہام سے بھی ضرب دیں گے۔

عدد محفوظ کا صل مسئلہ سے ضرب دینے پر جو حاصل ضرب آئے گا وہ ”تحجیح“ ہو گا۔

## عد دروس اور عدد سهام کی نسبتیں

**سوال:-** عدد دروس اور عدد سهام کس کو کہتے ہیں؟

**جواب:-** ایک قسم کے وارثوں کی تعداد کو ”عدد دروس“ کہتے ہیں۔ جیسے بیوی ۳، بیٹی ۲، دادی ۲۔ اس میں بیوی کا عدد دروس ۳، بیٹی کا عدد دروس ۲ اور دادی کا عدد دروس ۲ ہے۔ نیز وارثوں کے حصے کو ”عدد سهام“ کہتے ہیں۔ جیسے اسی مسئلہ میں بیوی کا عدد سهام ۳، بیٹی کا ۱۶ اور دادی کا ۲ ہے۔



## ذوی الارحام

سوال:- ذوی الارحام کے کہتے ہیں؟

جواب:- ذوی الارحام اسکو کہتے ہیں جس میں میت کی طرف نسبت کرنے میں عورت کا واسطہ ہو جیسے خالہ، ماموں وغیرہ۔

سوال:- ذوی الارحام کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:- ذوی الارحام کی ۲ قسمیں ہیں۔

پہلا درجہ: میت کی وہ اولاد جو ذوی الفروض اور عصبات میں داخل نہ ہو جیسے نواسا،  
نوائی

دوسرا درجہ: میت کے اصول جو ذوی الفروض اور عصبات نہیں ہیں جیسے نانا یادا دی  
کا باپ

تیسرا درجہ: میت کے ماں باپ کی اولاد جو ذوی الفروض اور عصبه نہیں ہیں جیسے  
بھانجہ، بھانجی، بھتیجی

چوتھا درجہ: دادا اور دادی اور نانی کی اولاد جیسے پھوپی، خالہ، ماموں، انحصاری چچا  
نوٹ:- بیوی اور شوہر ذوی الفروض ان کی موجودگی میں ذوی الارحام کو مل جاتا ہے  
اور باقی ۱۰ ذوی الفروض کی موجودگی میں نہیں ملے گا۔

## میراث سے متعلق سوال اور اسکی مشق

سوال:- ایک شخص زید کا انتقال ہوا۔ اس نے دو بیویاں، چار بیٹے، چار بیٹیاں، ماں اور باپ وارث چھوڑے۔ ایک بیٹا قادریانی ہو گیا۔ مر حوم نے اپنی بیوی کا مامہرا دا نہیں کیا تھا جو کہ بچپاں ہزار روپے تھا۔ مر حوم ایک لاکھ بچپاں ہزار روپے کا مقروض بھی تھا۔ میں ہزار روپے کفن دفن وغیرہ میں خرچ ہوئے۔ مر حوم نے وصیت کی تھی کہ اسکی نمازوں اور روزوں کے فدیہ میں ایک لاکھ روپے ادا کر دیئے جائیں اور ایک لاکھ روپے مسجد اور مدرسے میں دے دیئے جائیں۔ مر حوم کا کل ترکہ آٹھ لاکھ میں ہزار روپے تھا۔ برائے مہربانی مر حوم کا شرعی ترکہ تقسیم کر کے بتائیں۔

الجواب ومنه الصدق والصواب:- صورتِ مسئولہ میں مر حوم زید کی تمام جاندار منقولہ اور غیر منقولہ میں سب سے پہلے اس کے کفن دفن وغیرہ کے متوسط اخراجات نکالے جائیں۔ پھر اگر زید پر کوئی قرض ہو تو اسکو ادا کیا جائے۔ نیز بیویوں کا مامہرا اگر ادا نہ کیا ہو تو وہ بھی قرض شمار ہو گا پہلے اسکو ادا کیا جائے۔ پھر اگر مر حوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک تھائی ترکہ کی حد تک اسکو پورا کیا جائے۔ پھر باقی ترکہ درج ذیل طریقہ سے تمام ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

- سب سے پہلے مرحوم کے ترکے میں سے کفن دفن کا خرچ کالیں گے جو کہ بیس ہزار روپے ہتھا ہے۔

$$8,20,000 - 20,000 = 8,00,000$$

- اب مرحوم کے ترکے میں سے اسکی بیوی کا حق مہرا اور قرض ادا کیا جائے گا۔

$  \begin{array}{r}  8,00,000 \\  -2,00,000 \\  \hline  6,00,000  \end{array}  $	$  \begin{array}{r}  50,000 \quad \text{حق} \\  +150,000 \quad \text{قرض} \\  \hline  2,00,000  \end{array}  $
--	--

- مرحوم کی وصیت کے مطابق اس کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کیا جائے گا جو کہ ایک لاکھ روپے ہے۔

$$6,00,000 - 1,00,000 = 5,00,000$$

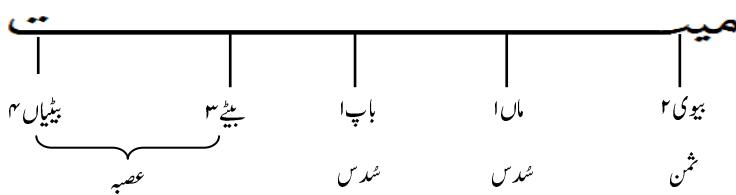
- اس طرح اب مسجد اور مدرسہ کی مدد میں ادا کئے جائیں گے جو کہ ایک لاکھ روپے ہیں۔

$$5,00,000 - 1,00,000 = 4,00,000$$

## بقیہ تر کہ وارثوں میں تقسیم کرنے کا طریقہ

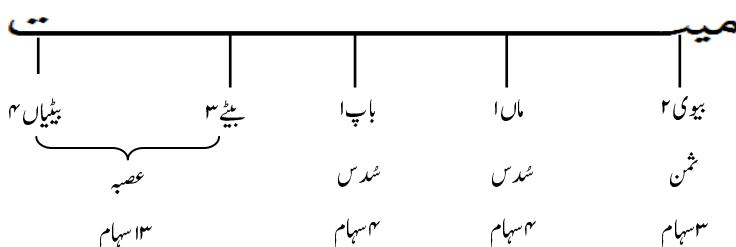
- سب سے پہلے وارث اور انکی تعداد لکھی جائے گی۔
- ورثاء کے لکھنے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے ذوی الفرض اور اس میں زوجین کو مقدم رکھیں گے، پھر دوسرے ذوی الفرض لکھے جائیں گے اور اسکے بعد عصبه لکھے جائیں گے۔

نوت: اس مسئلہ میں ایک بیٹا اختلافِ دین یعنی قادیانی ہونے کی وجہ سے وراثت سے محروم ہو جائے گا یعنی اب سب سے پہلے وارث نپچ۔



یہاں ہم نے بیوی، ماں اور بابا کے حالات کے مطابق انکے حصے لکھ دیئے۔

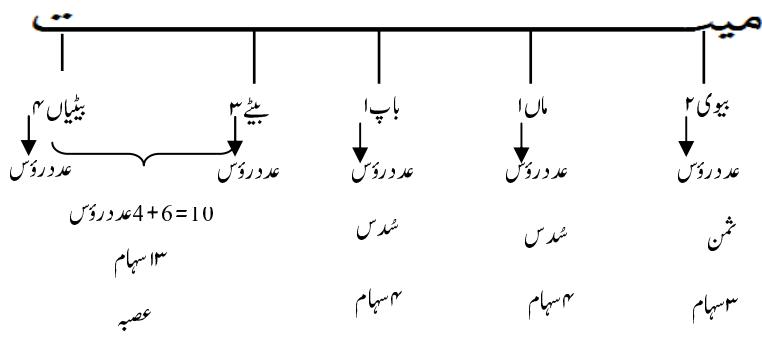
اصل مسئلہ ۲۷



اب سب سے پہلے اصل مسئلہ نکالیں گے۔ اصول مسائل کے تحت ٹھن، سدس سے ملنے گا تو اصل مسئلہ ۲۳ سے آتا ہے۔ پھر ہم ٹھن کے عددی شکل ۸ سے اصل مسئلہ ۲۳ کو تقسیم کریں گے تو ہمیں اسکا سهام ۳ حاصل ہو گا۔ اسی طرح سدس کے عددی شکل ۶ سے اصل مسئلہ کو تقسیم کرنے پر ۳ حاصل ہو گا جو اسکا سهام کھلائے گا۔

اب ہم بیوی، ماں اور باپ کے سهام کو  $(4+4+3)$  جمع کریں گے تو حاصل جمع ۱۱ بنے گا، اسکو اصل مسئلہ میں سے تفریق کر دیں گے تو جواب ۱۳ آئے گا جو کہ عصبه کا سهام کھلائے گا۔

اصل مسئلہ ۲۳



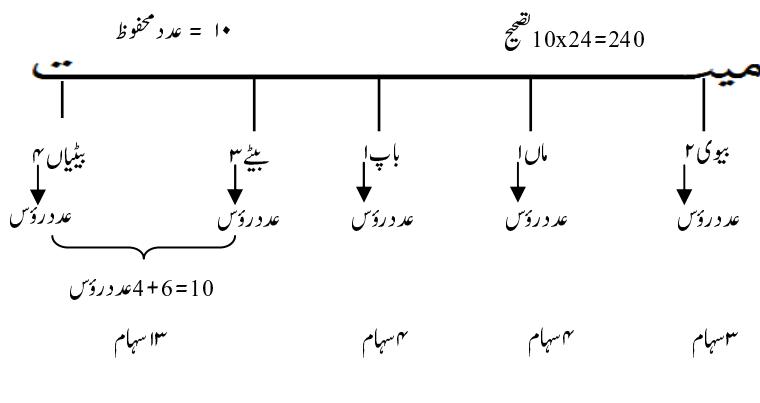
اب ہم ورثاء کے اعداد میں نسبت دیکھیں گے۔ سب سے پہلے عدد روں اور عدد سهام میں نسبت دیکھی جائے گی۔

۱۔ بیوی کے عدد روپس اور سہام ایک دوسرے کی ضد ہیں یعنی ان میں تباین کی نسبت ہے اس لئے انہیں ایسے ہی رہنے دیں گے یعنی ۲ اور ۳۔

۲۔ ماں کے عدد روپس اور عدد سہام ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لئے انہیں بھی ایسے ہی رہنے دیں گے یعنی ۱ اور ۳۔

۳۔ اب ہم عصبه کے عدد روپس اور عدد سہام میں نسبت دیکھیں گے کیونکہ بیٹے کو بیٹی سے دو گناہتا ہے اس لئے ۳ بیٹیوں کو ۶ حصے اور بیٹی کو بیٹے کے مقابلے میں ایک ایک حصہ ملے گا۔ اس طرح ۳ بیٹیوں کو ۶ حصے ملیں گے۔ اب اس طرح بیٹیوں کے ۶ اور بیٹیوں کے ۲ حصوں کو جمع کرنے سے کل ۸ احصال ہوا جو کہ عصبه کا عدد روپس ہو گا۔

اب عصبه کے عدد روپس اور عدد سہام میں کیونکہ تباين کی نسبت ہے یعنی ایک دوسرے کی ضد ہیں اس لئے انہیں اسی طرح رہنے دیں گے۔ یعنی ۱۰ اور ۳۔



اب عدد روں اور عدد روں میں نسبت دیکھی جائے گی۔

• بیوی اور ماں کے عدد روں میں نسبت دیکھیں گے جو کہ تباین کی نسبت ہے  
اس لئے دونوں اعداد کو ضرب کر دیں گے۔ جسکا حاصل ۲ آئے گا۔

• اب حاصل شدہ عدد کی نسبت باپ کے عدد روں سے دیکھیں گے جو کہ تباين  
ہی کی نسبت ہے۔ اس لئے حاصل شدہ عدد ۲ کو باپ کے عدد روں اسے  
ضرب کر دیں گے تو ۲ حاصل ہو گا۔

• اب حاصل ضرب ۲ سے عصبہ کے عدد روں سے نسبت دیکھیں گے جو کہ  
تداخل کی نسبت آ رہی ہے اس لئے ان میں سے بڑا عدد لے لیا جائے گا جو کہ  
ا ہے۔

اب عدد محفوظ ۱۰ کو حاصل مسئلہ ۲۳ سے ضرب دیں گے تو ۲۴۰ حاصل  
ہو گا جو کہ تصحیح کہلائے گا۔

پھر عدد محفوظ سے ہر وارث کے عدد سہام سے ضرب دیں گے۔ یعنی  
بیوی کے  $30 = 3 \times 10$  حصے، ماں کے  $40 = 4 \times 10$  حصے، باپ  
کے  $40 = 4 \times 10$  حصے اور عصبہ کے  $13 = 13 \times 10$  حصے۔ اب حاصل شدہ  
تمام حصوں کو جمع کریں گے تو ۲۴۰ ہی حاصل ہو گا۔

		عدد سہام		عدد محفوظ		
30	=	3	x	10		بیوی کے حصے
40	=	4	x	10		ماں کے حصے
40	=	4	x	10		باپ کے حصے
130	=	13	x	10		عصبہ کے حصے

اب ہم ترکہ کے 4,00,000 روپے کو کل تصحیح کے 240 حصوں پر تقسیم کر دیں گے۔ اس طرح نی حصہ 1666.66 روپے بنیں گے۔

$$4,00,000 \div 240 = 1666.66$$

### حصوں کے اعتبار سے ترکہ کو وثاء میں تقسیم کرنے کا طریقہ

۱۔ کیونکہ بیویاں ۲ ہیں اور ان کے کل حصے ۳۰ بنتے ہیں لہذا ہر ایک بیوی کو ۱۵،۱۵ حصے میں گے۔ اس اعتبار سے ایک بیوی کے حصے میں 25000 روپے آئیں گے۔

$$1666.66 \times 15 = 25,000$$

۲۔ ماں کے ۴۰ حصے بنتے ہیں۔ اس طرح ان کو 66,640 روپے میں گے۔

$$1666.66 \times 40 = 66,640$$

۳۔ باپ کے ۴۰ حصے بنتے ہیں۔ اس طرح ان کو 66,640 روپے میں گے۔

$$1666.66 \times 40 = 66,640$$

۴۔ اب عصبه میں ہر ایک بیٹھے ۲۶ حصے میں گے یعنی

$$1666.66 \times 26 = 43,333$$

۵۔ اب عصبه میں ہر ایک بیٹھے ۱۳ حصے میں گے یعنی

$$1666.66 \times 13 = 21,666$$

### Percentage یا اوسط کے اعتبار سے ورثاء میں حصے تقسیم کرنے کا طریقہ

اس مسئلہ میں ذوی الغروض کے حالات کے اعتبار سے بیوی کو شمن ملے گا جو کہ فیصد  
کے اعتبار سے 12.50% بتتا ہے۔ اس طرح چار لاکھ پر

$$\text{روپے } 4,00,000 \times 100 = 50,000$$

اب یہاں بیویاں ۲ ہیں تو چھاس ہزار کو ۲ پر تقسیم کر دیں گے۔

$$\text{روپے } 50,000 \div 2 = 25,000$$

اس طرح ہر بیوی کا حصہ 25,000 روپے ہو گا۔

اس مسئلہ میں ماں اور باپ کو سدس مل رہا ہے جو کہ فیصد کے اعتبار سے  
16.66% بتتا ہے۔ اس طرح چار لاکھ پر

$$\text{روپے } 4,00,000 \div 16.66 = 66,640$$

اس طرح ماں کو 66,640 روپے اور باپ کو 66,640 روپے ملیں گے۔

اب چار لاکھ میں سے ذوی الغرض کے حصے تفریق کر کے باقی حصے عصبه یعنی بیٹھ اور بیٹھیوں میں تقسیم کر دیں گے۔

4,00,000

- 50,000 بیویوں کا حصہ

-----  
3,50,000

- 66,640 ماں کا حصہ

-----  
2,83,360

- 66,640 باپ کا حصہ

-----  
2,16,720

اب 2,16,720 روپے کو عصبه کے عدد روس جو کہ ۱۰ ہے پر تقسیم کر دیں گے۔

$2,16,720 \div 10 = 21,672$  اس طرح ہر بیٹی کو 2,16,720 روپے اور ہر بیٹھ کو

اسکا دو گناہ یعنی 4,33,44 روپے میں گے۔

## مناسخہ کا بیان

سوال :- مناسخہ کیا ہے؟

جواب :- مناسخہ کے لغوی معنی ازالہ، تغیر، نقل و تحویل کے آتے ہیں۔ اصطلاح علم میراث میں مناسخہ سے مراد یہ ہے کہ کسی مورث کے ترکہ کے تقسیم سے قبل ایک یا کئی وارث فوت ہو جائیں اور ان فوت شدہ وارثوں کا حصہ ان کے وارثوں میں تقسیم کرنا۔ یعنی بعض اوقات میراث کی تقسیم میں تاخیر ہو جاتی ہے اور اسی اثناء میں بعض وارثوں کا انتقال ہو جاتا ہے تو ان فوت شدہ وارثوں کا وہ حصہ جو ان کو مورثِ اعلیٰ سے ملا ہے، فوت ہونے والوں کے ورثاء میں تقسیم کرنا مناسخہ کہلاتا ہے۔

سوال :- مناسخہ کا فائدہ کیا ہے؟

جواب :- مناسخہ کا فائدہ یہ ہے کہ مرنے والے کے موجودہ زندہ ورثاء میں جو بعض ورثاء کے فوت ہونے کے بعد موجود ہیں ان میں ترکہ پورا پورا تقسیم ہو جائے اور ہر فوت شدہ وارث کے ورثاء اپنے حصے کے حقدار بن جائیں اور ہر زندہ وارث کو اس کا حصہ مل جائے۔

سوال:- مناسخہ کو مثال سے واضح کریں؟

جواب:- مناسخہ کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص عبد الکریم فوت ہوا۔ اس نے اپنے ورثاء میں بیوی، بیٹی، پوتی اور بہن وارث چھوڑے۔ ابھی مر حوم عبد الکریم کا ترکہ تقسیم نہیں ہوا تھا کہ پہلے عبد الکریم کی بیٹی فوت ہوئی، پھر بیوی فوت ہوئی۔ اور بیٹی کے وارث اس کا شوہر، ماں اور بیٹا ہیں اور بیوی کے وارث اسکی پوتی اور ایک بھائی۔ لہذا اب عبد الکریم کا ترکہ اس کے وارث بیوی اور بیٹی سے زائل ہو کر ان دونوں کے ورثاء کی طرف منتقل ہو گیا اور یہ فوت شدہ وارثوں کا حصہ ان کے ورثاء کی طرف منتقل ہونا مناسخہ کھلا تا ہے۔

سوال:- ”مورث اعلیٰ“ کس کو کہتے ہیں؟

جواب :- جس میت کی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو اور اس کے کئی وارث یکے بعد دیگرے فوت ہو جائیں اور ان فوت ہونے والوں کے وارث موجود ہوں تو اس پہلی میت کو ”مورث اعلیٰ“ کہتے ہیں۔

سوال:- ”مانی الید“ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- مورث اعلیٰ سے جس وارث کو جو کچھ ملے وہ ”مانی الید“ کہلا تا ہے۔

سوال:- مناسخہ میں نسبت کن وعد دوں میں دیکھی جاتی ہے؟

جواب:- مناسخہ میں نسبت اصل مسئلہ اور اور مافی الید کے عدوں میں دیکھی جاتی ہے۔

سوال:- اصل مسئلہ اور مافی الید میں نسبت دیکھنے کے بعد کیا عمل کیا جاتا ہے؟

جواب:- اصل مسئلہ اور مافی الید میں نسبت دیکھنے کے بعد نسبت کا حکم جاری کیا جائے گا۔ اس کے بعد اصل مسئلہ کا جو عدد حاصل ہو گا اس کو اوپر کے تمام زندہ ورثاء کے سہام سے ضرب دیا جائے گا اور مورث اعلیٰ کے اصل مسئلہ سے بھی اس عدد کو ضرب دیا جائے گا۔ جبکہ مافی الید کا نسبت کے بعد جو عدد حاصل ہو اسکو نیچے کے تمام ورثاء کے سہام سے ضرب دیا جائے۔

سوال:- نسبت کا حکم کس طرح جاری کیا جاتا ہے؟

جواب:- نسبت کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر اصل مسئلہ اور مافی الید میں تماثل کی نسبت ہو تو کوئی عمل جاری نہیں ہو گا بلکہ دونوں عدوں کو اسی طرح رہنے دیا جائے گا۔

۲۔ اگر تباين کی نسبت ہو تو اصل مسئلہ کے کل عدد کو اپر کے تمام زندہ ورثاء کے سهام اور مورث اعلیٰ کے اصل مسئلہ سے ضرب دیا جائے گا اور اس طرح مانی الید کے کل عدد کو نیچے کے تمام ورثاء کے سهام کے ضرب دیا جائے گا۔

۳۔ اگر اصل مسئلہ اور مانی الید میں توافق کی نسبت ہو تو دونوں عددوں کے جزء وفق کو اپر نیچے کے سهام سے ضرب دیا جائے گا۔ یعنی اصل مسئلہ کے جزء وفق کو اپر کے تمام زندہ ورثاء کے سهام سے اور مورث اعلیٰ کے اصل مسئلہ سے ضرب دیا جائے گا۔ جبکہ مانی الید کے جزء وفق کو نیچے کے تمام ورثاء کے سهام سے ضرب دیا جائے گا۔

۴۔ اگر تداخل کی نسبت ہو تو اسکی دو صورتیں ہوں گی یا تو اصل مسئلہ چھوٹا ہو گا اور مانی الید بڑا ہو گا۔ اس صورت میں مانی الید کے جزء وفق کو نیچے کے ورثاء کے سهام سے ضرب دیں گے اور اصل مسئلہ کو اپر کے سهام سے ضرب نہیں دیا جائے گا جبکہ اصل مسئلہ بڑا ہو اور مانی الید چھوٹا ہو تو پھر اصل مسئلہ کے جزء وفق کو اپر کے زندہ ورثاء کے سهام سے اور مورث اعلیٰ کے اصل مسئلہ سے ضرب دیا جائے گا اور مانی الید کے عدد کو نیچے کے ورثاء کے سهام سے ضرب نہیں دیا جائے گا۔

سوال:- مناسخہ کا طریقہ مثال سے واضح کریں؟

جواب:- مناسخہ کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کا سب سے پہلے انتقال ہوا ہو اسکو ”مورثِ اعلیٰ“ کہتے ہیں پہلے اس کے ورثاء لکھ کر مسئلہ مکمل حل کیا جائے۔ عوول، رد اور تصحیح وغیرہ جس عمل کی ضرورت ہو وہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ مناسخہ میں ہر وارث اور رشتہ اور نام لکھنا ضروری ہے۔ نیز جس وارث کا انتقال مورث اعلیٰ کے بعد سب سے پہلے ہوا ہو اس کے نیچے ”U“ اس طرح کا نشان بنادیا جائے۔

اب کچھ جگہ چھوڑ کر میتِ ثانی کے ورثاء، رشتہ اور نام کی وضاحت کے ساتھ لکھے جائیں پھر اسکو بھی پورا حل کیا جائے۔ عوول، رد اور تصحیح جو عمل کی ضرورت ہو وہ کیا جائے۔ اس کے بعد میتِ ثانی کو مورثِ اعلیٰ سے جو حصہ ملا تھا وہ باعثین جانب ”مف“ کا نشان بنایا کر لکھ دیا جائے یہ مافی الید کا نشان ہے یعنی مورثِ اعلیٰ سے میتِ ثانی کو اتنا حصہ ملا ہے۔

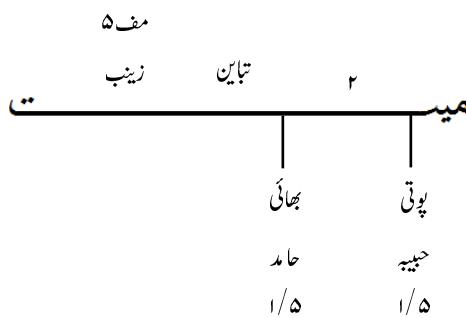
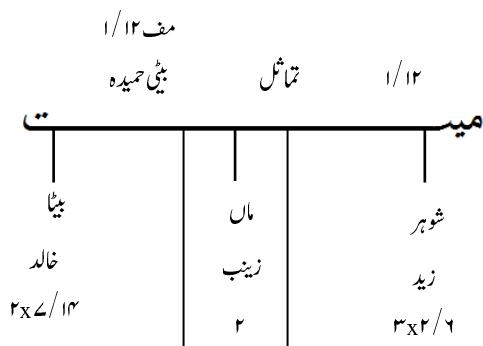
اب اصل مسئلہ کے گلی یا جزء و فق کو اوپر کے زندہ ورثاء میں ضرب دیا جائے اور پھر مورثِ اعلیٰ کے اصل مسئلہ سے ضرب دیا جائے اور مافی الید کے گلی یا جزء و فق سے میتِ ثانی کے ورثاء کے سہام کو ضرب دیا جائے۔ پھر میتِ ثالث کے ورثاء رشتہ اور نام کی وضاحت کے ساتھ لکھے جائیں پھر اسکو بھی پورا حل کیا جائے۔

عول، رد، تصحیح جس عمل کی ضرورت ہو وہ کیا جائے۔ اس کے بعد میتِ ثالث کو مورثِ اعلیٰ سے جو حصہ ملائکا وہ بائیں جانب ”مف“ کا نشان بنانے کر لکھ دیا جائے۔

اب تیسرے مسئلہ کے مخرج اور مافی الید میں نسبت دیکھ کر اصل مسئلہ کے گلیا جزء و فق سے اوپر کے زندہ وارثوں کے سہام کو ضرب دیں، پھر اصل مسئلہ کو بھی ضرب دیں اور پھر مافی الید کے عدد سے نیچے والے ورثاء کے سہام کو ضرب دیا جائے۔ آخر میں الاحیاء میں لمبا خاط بنا کر زندہ ورثاء کے نام لکھ کر انکے سہام لکھ دیئے جائیں۔

مثال :-

عبدالکریم	۲۳/۳۸
مورث اعلیٰ	
ت	ب
بہن	بیوی
پوتی	زینب
بیٹی	
حسینہ	حمدیہ
۲x۵/۱۰	۱۲
جیہہ	۳
۲x۳/۸	



**وضاحت:-** سب سے پہلے عبدالکریم کے وارث لکھے۔ پھر ان کے سہام لکھے، پھر بیٹی حمیدہ کے وارث لکھے جو شوہر، ماں اور بیٹا ہیں۔ پھر حمیدہ کو جو حصہ والد سے ملا

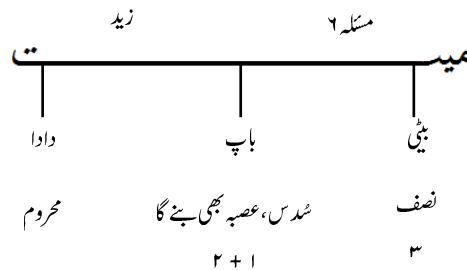
ہے وہ مافی الید کے عنوان سے باکیں جانب لکھا، جو کہ ۱۲ ہے پھر حمیدہ کا اصل مسئلہ ہی ۱۲ ہی بنا۔ لہذا اصل مسئلہ اور مافی الید میں نسبت تماثل کی ہے۔ تماثل کی صورت میں دونوں عدوں کو اسی طرح رہنے دیا جاتا ہے اور مزید عمل کی ضرورت نہیں۔

پھر عبدالکریم کے وارث یعنی بیوی زینب کے ورثاء لکھے جو کہ پوتی اور بھائی ہیں۔ پھر زینب کامافی الید یعنی وہ حصہ جو اسکو شوہر عبدالکریم اور بیٹی حمیدہ سے ملا اسکو ملا کر مافی الید بنایا اور اصل مسئلہ سے اسکی نسبت دیکھی جو کہ تباين کی ہے۔ لہذا مافی الید کے عدد سے نیچے کے وارثوں کے سہام کو ضرب دیا یعنی حبیبہ اور حامد کے سہام سے مافی الید کے عدد کو ضرب دیا اور اصل مسئلہ ۲ کو اور پر کے زندہ ورثاء یعنی حمیدہ کے شوہر زید اور بیٹا عمر کے سہام کو اور عبدالکریم کے ورثاء، زندہ وارثوں یعنی حبیبہ اور حسینہ کے سہام کو ضرب دیا اور عبدالکریم کے اصل مسئلہ سے بھی ۲ کو ضرب دیا جو کہ ۳۸ بنا۔

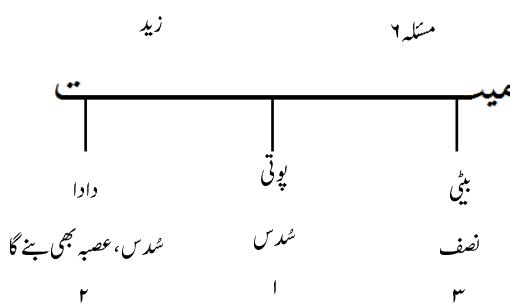
پھر تمام سہام کے مجموعہ کو دیکھاوا بھی ۳۸ بنا۔ لہذا اس تمام عمل کو مناسخ کہتے ہیں۔ اور اس مثال میں ۳۸ وہ چھوٹا عدد ہے جو تمام زندہ ورثاء پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے۔

## تمرین

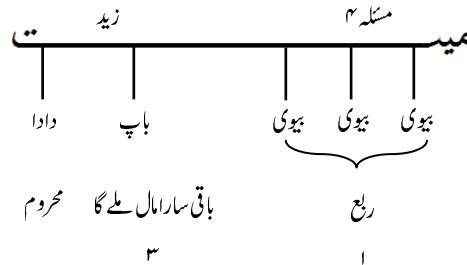
۱



۲

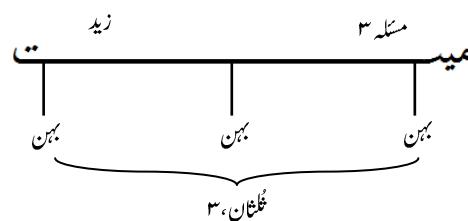
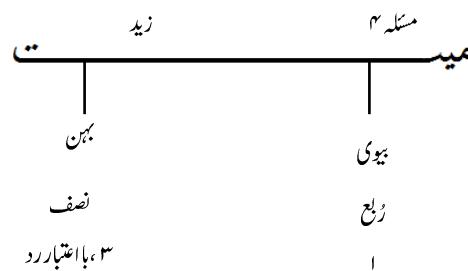


۳

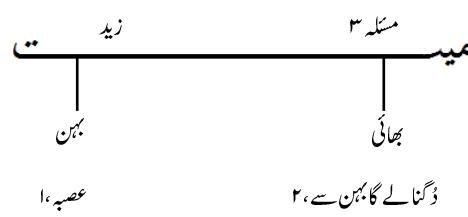


وضاحت: ۲ باعتبار ذوی الغرض کے  
اور بااعتبار رد کے ملا۔

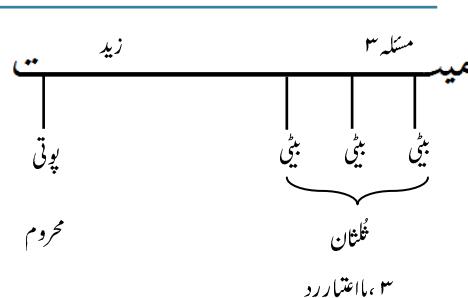
۴



۵

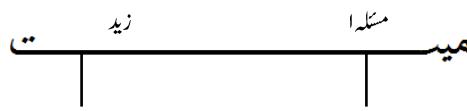


۶



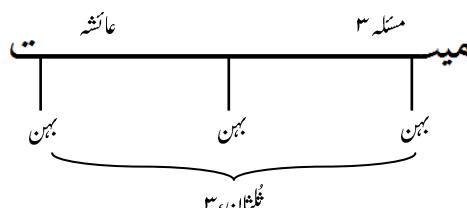
۷

٨



وضاحت: ۲ باعتبار ذوی الفروض کے  
اور باعتبار رد کے ملا۔

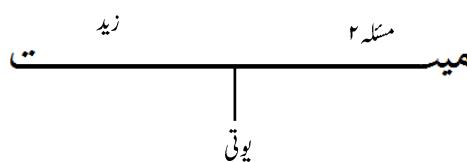
(باقی حصہ ہوتا سکو ملے گا)



٩

وضاحت: یعنی پوتی کو باعتبار ذوی  
الفروض کے ملا اور باعتبار رد کے ملا۔

(باقی حصہ ہوتا سکو ملے گا)

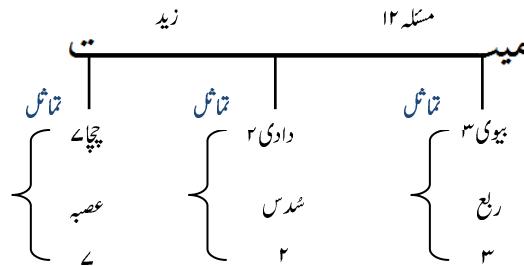


۱۰

نصف، ۱، باعتبار رد

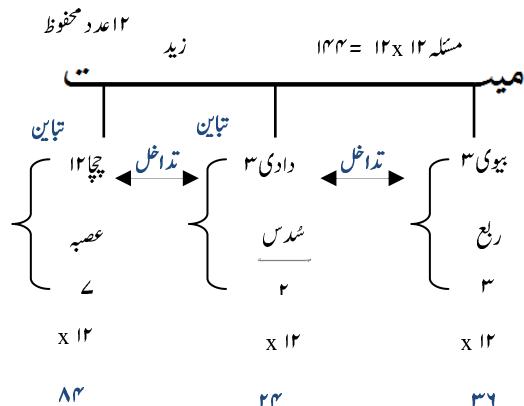
## تعیج کی مثالیں

تعیج کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ  
عدد روؤس اور عدد سہام میں نسبت  
تماثل کی ہے۔



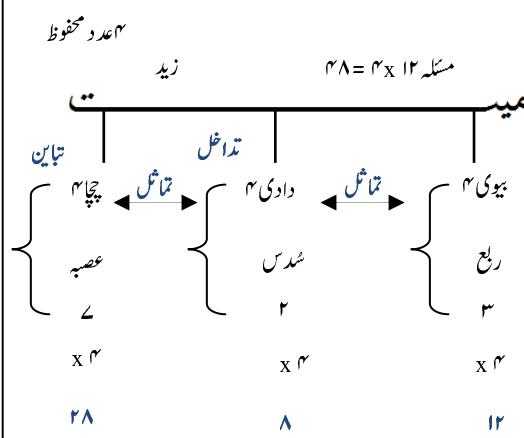
۱

پہلے ہر ایک کے عدد روؤس اور عدد  
سہام کے درمیان نسبت دیکھی۔ اگر  
تباین اور تماثل ہوگی تو چھوڑ دیں گے۔  
اس کے بعد پھر عدد روؤس کے  
درمیان نسبت دیکھیں گے۔ اگر  
تماٹل ہو گا تو پڑے عدد کو اصل مسئلہ  
سے ضرب دیں گے۔



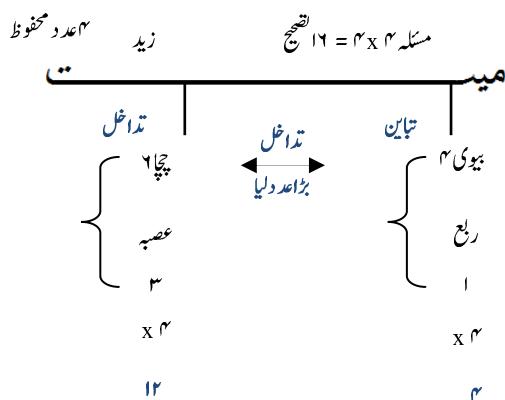
۲

پہلے عدد روؤس اور عدد سہام کے درمیان  
نسبت دیکھی۔ تباين کو چھوڑ دیں گے اور  
تماٹل میں بڑے عدد کو کاٹ دیں گے  
یعنی بڑے عدد کا جزو فقی لیں گے۔ اس کے  
بعد پھر عدد روؤس اور عدد روؤس کے  
درمیان نسبت دیکھیں گے۔ چونکہ تماثل  
ہے اسلئے '2' کو لے لیا جائے گا، یہ عدد  
مفہوظ ہو گا اور اصل مسئلہ سے ضرب دیں  
گے۔ اور تمام ورثاء کے عدد سہام سے بھی  
ضرب دیں گے۔

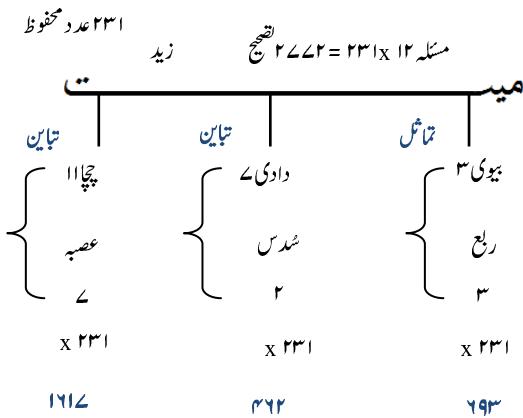


۳

پہلے عدد رؤس اور عدد سهام کے درمیان نسبت دیکھی۔ اس میں تداخل ہے تو جزو فق کو لیا جائے گا جو کہ ۲ ہے۔ پھر عدد رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی جو کہ تداخل سے لینی ۲، ۴ تو بڑے کے لیا جائے گا۔



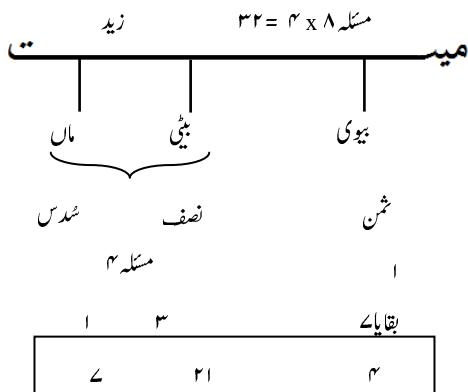
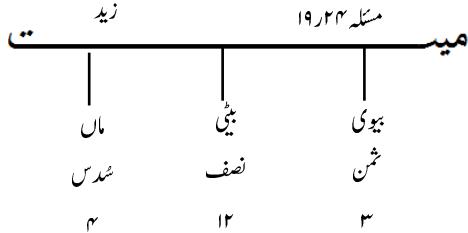
عد روس اور عدد سهام میں چونکہ  
نسبت تباين اور تماثل کی ہے اس لئے  
دونوں کو چھپڑ دیں گے اور پھر عدد  
روس کے درمیان نسبت دیکھیں گے۔  
ان کے درمیان نسبت تباين کی ہے  
جیسا ہے، ۱۱ تدوں کو ضرب دیں گے  
۷۷ اس کے بعد ۷۷ اور ۳۳ میں نسبت  
تباین کی ہے اس کو ضرب دیں گے تو  
۲۳۱ آئے گا، یہ عدد محفوظ کھلاتا ہے۔  
اس کو اصل مسئلہ اور ہر سهام سے  
ضرب دیں گے۔



## رد کی مثالیں

رد مثال ۱:

یہ عمل معلوم کرنے کیلئے ہے کہ یہ  
مسئلہ رد کا ہے تاکہ اب رد کے اصول  
کے مطابق اسکو حل کیا جائے۔



مسئلہ مذکورہ کی وضاحت:

- ۱۔ من لاير د کے ادنی عدد سے مسئلہ نکالیں گے۔
- ۲۔ ذوی الفروض یعنی من يرد کا علیحدہ مسئلہ نکالیں گے۔
- ۳۔ ذوی الفروض کے اصل مسئلہ کو من لاير د کے سہام سے ضرب دیں گے۔
- ۴۔ من لاير د کے بقايا کو ذوی الفروض کے سہام سے ضرب دیں گے۔
- ۵۔ دونوں اصل مسئلہ کو آپس میں ضرب دیں گے۔

رد مثال ۲:

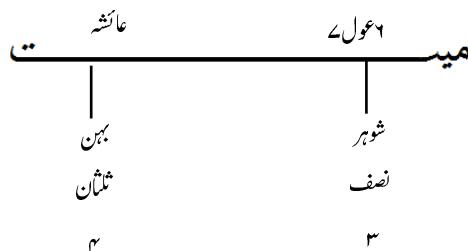
مسئلہ ۲	میڈ	زید	ت	زید
	بیوی	انجیافی بہن	بہن	ماں
	ریح	ٹمث	ٹمث	سندس
۱				
۲				

مسئلہ مذکورہ کی وضاحت :

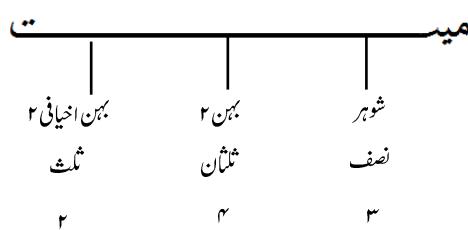
- ۱۔ من لاير دکارے ادنی عدد سے مسئلہ نکالیں گے۔
- ۲۔ من لاير دکاریے حصہ دینے کے بعد اگر من يرد پر باقی حصہ رد کے اصول پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے تو پھر من يرد تو پھر من يرد کا الگ سے اصل مسئلہ نکالنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ مثال مذکور میں بیوی کا حصہ دینے کے بعد تین پچے اور اصول رد کے مطابق ٹمث + سدس، مسئلہ تین سے، لہذا تین کو من يرد پر تقسیم کریں گے۔

### عول کی مثالیں:

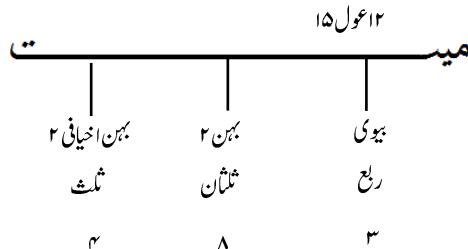
پہلے شوہر کو حصہ دیا۔ پھر بہن کا عدد سہماں  
عد دروس سے بڑھ گیا لہذا عول ہو گیا۔



بیہاں ۶ کا عول و تک ہو گیا۔



بیہاں ۱۲ کا عول ۵ اتک ہو گیا۔



ایک شخص زید فوت ہوا۔ اس نے ایک بیوی حمیدہ، ایک بیٹی کریمہ، ماں جیلہ، اور باپ جبیل وارث چھوڑے۔ پھر بیوی حمیدہ کا انتقال ہوا، اس نے ایک بیٹی کریمہ اور ایک بھائی کریم وارث چھوڑے۔ پھر حمیدہ کے بھائی کریم کا انتقال ہوا، اس نے ایک بیٹی حبیبہ اور ایک بیٹا حبیب وارث چھوڑے۔ پھر کریمہ کا انتقال ہوا اس نے صرف دادا جبیل اور دادی جیلہ وارث چھوڑے۔ زید کا ترکہ موجودہ زندہ وارثوں میں کیسے تقسیم کیا جائے؟

زید				
مورث اعلیٰ				
۲۸/۲۸/۹۶				
والد	ماں	بیٹی	بیوی	بیوی
جبیل	جیلہ	کریمہ	حمیدہ	۳
۲۰/۱۰/۵	۱۶/۸/۳	۲۸/۱۲		

مفت	تمام	تباین	۲
حمدیده			
میب			

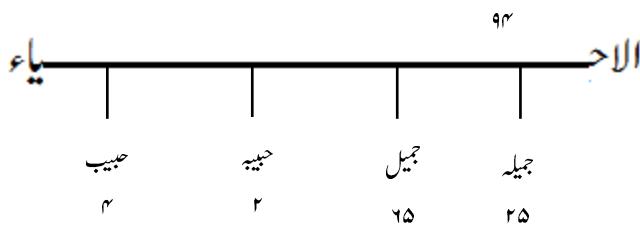
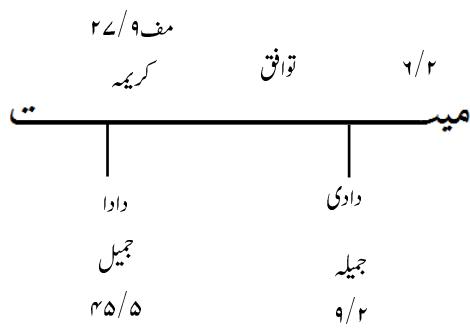
ت

بھائی		بیٹی	
کریم		کریمہ	
۳/۱		۳/۱	

مفت	تمام	تباین	۳
کریم			
میب			

ت

بیٹا		بیٹی	
حمسیب		حمسیبہ	
۲/۲		۲/۱	



مورث اعلیٰ زید کے ترکہ کے چھیناؤے حصے برابر کئے جائیں اور موجودہ زندہ وارث جیلہ کو ۲۵ حصے، جیل کو ۲۵، حبیبہ کو ۱۲ اور جبیب کو ۳ حصے دیئے جائیں۔

## اصطلاحات

صورت مذکورہ	ذکر کی ہوئی صورت	علی بذریعہ	اصطلاحات
صورتِ مسؤولہ	سوال کی ہوئی صورت	والد کی بہن	پھوپھی
علائی بھائی	بادپر شریک بھائی	بھائی کا بیٹا	بھتیجا
اخیانی بھائی	ماں شریک بھائی	بھائی کی بیٹی	بھتیجی
تضییف	دوگنا	پوتا	بیٹے کے بیٹے کو کہتے ہیں
تضییف	نصف نصف	پوتی	بیٹے کی بیٹی کو کہتے ہیں
صاحبین	امام ابویوسف، امام محمد	بھاونج	بھائی کی بیوی
طرفین	امام ابوحنیفہ، امام محمد	والدہ کی بہن	خالہ
بہن کا بیٹا	بھانجا	خوش دامن	ساس، بیوی کی ماں
بہن کی بیٹی	بھانجی	سر	شوہر کا باپ
وللہ اعلم بالصواب	اللہ صحیح بات کو زیادہ جانے والے ہیں	طاق	odd
جنت	Even	مورث علی	اصل وارث
شفعاً او تراً	جفت تعداد اور طاق تعداد	و تراً لاشفعاً	طاق عدد اور جفت تعداد نہیں



## تالیفات: حضرت مولانا مفتی محمد نعیم یمن صاحب دامت برکاتہم

(۱) ..... درس حدیث بیان نمبرا: دعوت کے آداب

(۲) ..... درس حدیث بیان نمبر ۲: سلام کے آداب

(۳) ..... درس حدیث بیان نمبر ۳: چھیننے کے آداب